پہلا قصیدہ بیدل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے بیدل شیریں سخن	اے طوطی شکر شکن	سے پہلی نام و لمن	کر نطق کو شیریں سخن
چنگر روایات حسن	مقبول اہل سنن	لکہ مولد شاہ زمن	تازہ ہو جس سے جان و تن
المین ہی ایک تہا	ملّو و الّی ایک تہا	وہ فہی تجلی ایک تہا	و نشر معنی ایک تہا
گنج ہستی ایک تہا	و کنز مخفی ایک تھا	پیدا نہ کوئی ایک تہا	خبر ذات رب و لمن
لب تہی پہولوں کی مہک	کہتی سے کیا نوں کی چمک	نسرین میں کہتی ہی چمک	چپا میں کہتی ہی چہلک
لا میں تہی کب یہ لک	کانٹوں سی اگل گر تک	معدوم تہی سب یکبیک	گل تہا نہ گلبن نہ چمن
تحت الثری سے عرش تک	سجین سے علیین تک	گن لو عالم یک بیک	جن و بشر حور و ملک
تا ... طیر و سمک	آب و ہوا ارض و فلک	تہا عرف ستی ہی حجب	سب کا عدم میں تہا وطن

پھر عزم خلاق ورے
کب تک یہ جلباب خفا
خالق نے تب پیدا کیا
تعظیم کو پھر جھک گیا
بولے وہ خوش ہو کر کہا
تحمید و توصیف و ثنا
القصہ نور مصطفے
اور دیکھتا وے رہا
پھر اٹھا او پاے کرم
مٹنے لگا حرف عدم
سب بچگے اکوان جب
آدم نے پا ذوق و طرب
اوس لغزش ہوئی انسے
جنبش کی پھر خوشنودی سے
آدم کو جنت گھر دیا
تب نفخہ ہی حوا بنا

اسباب پر حکم ہوا
کب تک یہ پردہ مین پڑا
نور محمد مصطفے
اور جھک کے سجدہ مین گرا
کی حمد تمنے خوب دا
ہوگی تمہاری جا بجا
دربار حق مین سالہا
محبوب کی طرز و ادا
اوٹھنے لگین سب جین ہم
ہر نقش ہستی مرتسم
پہنچا یہ حکم آدم کو تب
سر پر لیا فرمان رب
کیا رتبہ آدم کو دے
جھک سب کے سجدہ مین گرے
سامان یا کل عیش کا
خوش پھر نہ پایا تھا

جلوہ صفات و اسم کا
اب جلوہ سب دیجے کہا
وہ نور خوب اونچا ہوا
حمد خدا لایا بجا
ہمنے بھی اب تمکو کیا
ہو آپ کا مدحت سرا
لاتا رہا طاعت بجا
شوق دعا ذوق رجا
چلنے لگی لوح و قلم
ہونے لگا بیش و کم
تو اوتری ولادب
یون تو سلطان عرب
پہنانا خلافت کے
تعظیم کے انکار سے
پھر کوئی ہم پہلو نہ تھا
عقد نکاح اونکا کیا

تک رہیگا یون چھپا
سرخفی کیجیے علن
جیسے ستون ایک نور کا
تا خوش ہو خلاق من
اپنا محمد مصطفے
ہر نطق ہر لب ہر دہن
با عشق صدق مع النجا
طور ادب طرز سخن
بننے لگے ہر کیف و کم
سب جن و چرند و ما و من
اس نور کا کیجو ادب
آدم مین اترا جلوہ زن
تعلیم کو کل اسما سکھے
شیطان گیا ملعون بن
ہمجنس ہمدم و آشنا
دولہا بنا وہ یہ دولہن

آدم نے نور مصطفیٰ
اسنے لیا ہنس لپ
ساقی وہ جوہر آج دے
وہ روح پرور آج دے

تحویل ہوا کو جب
یوں منتقل ہوتا ہوا
وہ لعل احمر آج دے
خم و سبو بھر آج دے

حوا سے پھر آگے بڑھا
تا بطن پاک آمنہ
وہ بادۂ کوثر آج دے
بھر بھر کے ساغر آج دے

ارحام طاہر میں جب
آ پہونچا وہ در عدن
وہ آب کوثر آج دے
ہے جشن سلطان زمن

ساقی مے گلفام دے
جو روح کو آرام دے
اے ابر تو پانی چھڑک
اے بلبل شیدا چہک

جو دل میں نور تمام دے
دوزخ میں ٹھنڈا جام دے
گلشن کی مہندی ہو گئی
اے غنچہ کھل آگئی مہک

جو جوہر الہام دے
سوز جگر کو تھام دے
خم سے وحدت چھلک
چل اے صبا جلدی لپک

روح القدس گا کر دے
بجھ جاوے دل کی جلن
مینا و گھٹا اپنی چھلک
آتا ہے اک گل پیرہن

رخصت خزاں ہونیکو ہے
حق مہرباں ہونیکو ہے
عشرت کو غم سے جنگ ہے
ہر گل کا خوش رنگ ہے

وہ گل عیاں ہونیکو ہے
خوشنود جاں ہونیکو ہے
غم شاد ہونے سے تنگ ہے
نرگس بھی شوخ و شنگ ہے

گلشن جواں ہونیکو ہے
دلشادماں ہونیکو ہے
عیش و طرب کا رنگ ہے
آئی بہار اب تنگ ہے

گل زرفشاں ہونیکو ہے
مٹنے کو ہے رنج و محن
ناہید خوش آہنگ ہے
ہے چرخ زن چرخ کہن

گلزار دہر سرسبز ہے
ہر گنبد سرسبز ہے
گلبن کہیں سبزہ کہیں
گل ہے کہیں غنچہ کہیں

کہسار و ہامون سرسبز ہے
تا حد نظر سرسبز ہے
بیلا کہیں لالہ کہیں
پھل ہے کہیں پتا کہیں

ہر بحر و بر سرسبز ہے
دیکھو جدہر سرسبز ہے
سنبل کہیں چمپا کہیں
[illegible]

ہر خشک و تر سرسبز ہے
دنیا چمن ہے تا دمن
بلبل کہیں قمری کہیں
[illegible]

الفت ہے احباب چمن
غنچہ میں اکواب چمن
باغ جہاں میں موہوم ہے
ہر نہر یہاں میں موہوم ہے
کیا رحمت معبود ہے
موجود ہر مقصود ہے
کون ہی آئین مہ لقا
ظاہر ہو ختم الانبیا
نور خدا پیدا ہوا
وہ رہنما پیدا ہوا
ابر کرم پیدا ہوا
قدسی قدم پیدا ہوا
خیر الوریٰ صدر العلےٰ
عین لقے از زین لقے
احسان ہے حق کا بڑا
کیا تحفہ دی شہ کو گدا

کیا خوش ہی اسباب چمن
گل میں ہے کمیاب چمن
ہر بوستان میں موہوم ہے
کون و مکاں میں موہوم ہے
کیا دور محمود ہے
شیطان مردود ہے
باندھا دشمنوں نے پرا
ظاہر ہوا احمد مجتبیٰ
شمع ہدیٰ پیدا ہوا
وہ مقتدا پیدا ہوا
بحر کرم پیدا ہوا
انجم حشم پیدا ہوا
راس الوفا وجہ الصفا
کنز العطا کاشف الغطا
بھیجا جو الیاس رہنما
کیا خیر دی مہ کو بہا

سبزہ ہی سحاب چمن
ہے ہر گل احباب چمن
ہر بحر کان میں موہوم ہے
سارے جہاں میں موہوم ہے
ہر ہر گھڑی مسعود ہے
دیو لعین مردود ہے
ہونے لگی یہ التجا
آخر کو ظاہر ہو گیا
وہ مصطفےٰ پیدا ہوا
وہ خوش لقا پیدا ہوا
کان نعم پیدا ہوا
بحر علم پیدا ہوا
شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ
روح الہا سر الہنے
کیا شکر ہم لائیں بجا
کر دیجئے اوس پر فدا

نسرین ہے کمخواب چمن
مستی میں ہیں کیا نرگسان
ہر لیس جاں میں موہوم ہے
دل شاد ہیں مجروح دل
مطلوب ہر [illegible]
[illegible]
ظاہر ہوا نور خدا
وہ نور ربی و [illegible]
وہ مجتبیٰ پیدا ہوا
شمشاد قد نسرین بدن
مصحف امام پیدا ہوا
لشکر شکن اعدا فگن
نجم الہدیٰ نور الہدیٰ
[illegible] سحر السخن
کیا نذر دیں ہم [illegible]
سب مال و زر و جان و تن

مدح رسول پاک کا	کرتے رہو چرچا سدا	لیکن رعایت ہو بجا	ہوں شعر سب عارفانہ
آداب شان مصطفیٰ	ہو جان او دل میں بھرا	الفی مے بس با صفا	ہے شعر مین شکر حسن
مجلس جب مولود ہو	ایمان تو حاضر زود ہو	ہو ان سر کی بل موجود ہو	راضی ترا معبود ہو
خوش احمد محمود ہو	طالع ترا مسعود ہو	دارین مین بہبود ہو	او کام گر بڑی جائین بن
پیدا ہوی جب مصطفیٰ	ایک نور تب ایسا ہوا	ہر ہر طرف کو بڑہ گیا	ہر ہر مکان روشن ہوا
کہنے لگی نور سا	گرہ ہی میں موج ضیا	اب جا بجا سے نبرہ کی جا	پہونچگی سورج کی کرن
میلاد حضرت جب ہوا	ہوتے ہی جہٹ سجدہ کیا	امت کیے حق مین کی دعا	دیکہا ملک نی سر اوٹہا
کلمہ شہادت کا پڑہا	چوسا انگوٹہا ہاتہہ کا	دودہ امین جاری ہوگیا	تہا شہد شیرین موجزن
کیا کیا نشان ظاہر ہوے	کعبہ جہکا تعظیم سے	ایوان کسرے کی گرے	شق ہو گئے چودہ کنگورے
قلعو مین آئے زلزلے	سب بجھ گئے آتشکدے	بت سر کے بل گر پڑے	تہرا گئی چشم دشمن
جب دایہ حلیمہ نے لیا	اوس کو مرکب تہا	مرکب نے جہک سجدہ کیا	لایا بجا شکر خدا
جس جس منازل پر گیا	ہوتا گیا جنگل ہرا	موسم بہار ملی ہوا	حاصل ہوا عیش و سکن
اوس ابر رحمت کی سبب	رحمت ہوی عالم پہ سب	عشرت مین بجتی نوبت	فتنہ گئے عالم کی دب
سب بجھ گئے شور و شغب	جاتے رہے رنج و تعب	اب بنگیا دار الطرب	آگی تہا جو بیت الحزن
قد آپکا وہ پر اثر	اودہر تانا ادہر جانور	تشریف لیجاتے جدہر	کلیان چٹکتیں سر بسر
چلتے جدہر ہو پیغمبر	گرتا نہ سایہ خاک پر	تہا جانتے شعفان حق	اوس جان پاک کا تا بدن

تھا رنگ گورا پر نمک
آنکھونکا کحل مردمک
تھے موم زیر پا حجر
دم مین تھا شق القمر
ایا براق برق رم
تھا زمزم رو چون جم
توسن مین تھی قدرت کہان
یہ برق مین تھی جودت کہان
دے شہ کو جب بولا اوڑا
لیکر خضر آب بقا
صدر العلی بالا چلا
وہ عرش کا تارا چلا
جب مرکب خرا اوڑنے
حاضر ہوئے املاک سما
آئے مرصع نردبان
پر نور تھے کون و مکان

ہتی جسمین سرخی کی ولک
ابرو کمان بے لچک
کرتے سلام اوسکو شجر
سوج ہیرا ہیرڑو کمر
ہے برق ہی جسکی قدم
گرمی مین بجلی اوسکی گم
آہو مین یہ جودت کہان
صرصر مین یہ سرعت کہان
دل لیکے جیسی دلربا
گوہر کو لیکر سب چرا
آقا چلا مولا چلا
اللہ کا پیارا چلا
بیت المقدس مین گیا
صف تہین کل انبیا
اوس جا سے چلے شاہ زمان
انجم ہے گوہر فشان

رخ پر جھلکتی تہی جھلک
دانتون مین موتی کی چمک
بولا وہ تہی سب بولیان
کرتے تہی سجدہ جانور
ہستی سے تا ملک عدم
تہی شان رب فیض الکرم
شاہباز مین نخوت کہان
گھوڑونکی یہ صورت کہان
اور جوہری جوہر اوٹھا
لیکر اوڑی جیسی صبا
عالی سوی اعلیٰ چلا
پیاری ادا والا چلا
روح الامین نے یہ کہا
ہو جیے امام اے پیشوا
بیحد گروہ قدسیان
نشرہ عطارد کہکشان

تن مین مہک تہی مشک سا
تہے سرخ لب لعل یمن
تہی آتی جسم پر
کون ایسا ہے اعجاز مین
اوسکی وہ وحشت تہی اکبر
اوسکی روش اوسکی چلن
جن مین تہے یہ طاقت کہان
پریونکا منہ نسیم سا تن
پاکر مہوش کے سبب
بوئے عبیر یاسمن
ماہ جہان آرا چلا
خوش ہین نگین جسکی پھبن
کیجے نماز اسدم ادا
ہین آپ صدر انجمن
ہین دائین اور بائین رواں
زہرہ قمر کرتون بیان

کی خوب سیر ہر فلک
پہنچے وہیں پائی چمک
جنت میں فرمایا گذر
ہنسے کو نورانی وہ گھر
دوزخ کو دیکھا پر خطر
طوق و زنجیریں ادہر
وہاں کی سب مار دیکھکر
وہ بیت اقصیٰ دیکھکر
عصر کی توصیف و ثنا
پھر حق نے ما اوحیٰ کہا
اوس پل سے ہو کیونکر گذر
بیعالم یہ قصہ ختم کر
اے نور سبحان السلام
اے ختم دوران السلام
اے رب اکبر رحم کر
پھر روز محشر رحم کر

دیکھی فلک و سب ملک
پہنچا وہیں دیکھی جھلک
ایک باغ دیکھا سبز تر
ایک خشت سیم ایک خشت زر
ہیبت کی جا وحشت کا گھر
سانپ و بچھو میں اودہر
جنت کا جلوہ دیکھکر
وہ طور سینا دیکھکر
والنجم میں ہے قدر آئے
اوس وحی کو مجمل کیا
یہاں علم دانش بے خبر
پڑہ اب سلام اوس شاہ پر
اے والی جہان السلام
اے فیض احسان السلام
اے بندہ پرور رحم کر
پھر ہم سب پر رحم کر

جا پہونچے آخر عرش تک
اللہ کو دیکھا بے شک
پھرتی تھیں حوریں عالی اوپر
نہریں وہاں شفاف تر
نیچے شجر اور پر شجر
ہیں نقش کرسی و عرش پر
عرش معلیٰ دیکھکر
آتے ہو کیا کیا دیکھکر
مازاغ پڑہ اور ما طغیٰ
مجمل کری جسکو خدا
ہے عقل کو کلی خطر
سلم علیہ خیر البشر
اے جان دل السلام
اے بحر احسان السلام
تا زیست مجھ پر رحم کر
لطف و کرم کر رحم کر

پروانگی ادہر یک بیک
اوس آئی سے دیکھا عدن
غلمان حور منتظر ادہر
خمر و عسل ماء و لبن
جائے نخل مجرم کدہر
زہری غضب سانپوں کے پھن
دیدار مولے دیکھکر
دم ہے زمین نے رنج و محن
پھر قاب قوسین پر دنے
وان پہونچے کسکا وہم و ظن
کہتا ہے ملہم احمد
سلم سلاما طیبہ
اے دلکے درمان السلام
اے ابر دار تبن
تربت پہ انکی رحم کر
کر رحم اے مولا من

طالع مرا منصور کر	دل شاد جان مسرور کر	جام طلب معمور کر	غم طرب بھرپور کر
ہر رنج ہر غم دور کر	ہر ہر خطا مغفور کر	ہر حشر میں محشور کر	با چار یار و پنجتن
چلنا ہی ایکدن بالیقین	اور پاس کچھ توشہ نہیں	کوئی نہ ہمدم نے قرین	دل ہی بہت اندوہگین
ٹھہری ہی جان حزین	حیران ہیں سب عالمین	ہوگی کیونکہ یہ زمین	رستہ کڑا منزل کٹھن
جس دم ملک آ جائیں گے	قابض ہوں روح آ جائیں گے	بگڑیں گے حال انسان کے	ڈھیلے ہوں سب اندام کے
تب عقل حیران گئے	بدلیں یہ طور اوسان کے	او بھی جگا ساتھ ایمان کے	یہ کلمہ گو دل و دہن
جب گم ہو نا صر سفر	تھرائیں ہیبت سے بشر	این المعاذ این المفر	ہو ویں سراسیمہ بشر
دل پکڑیں اور تھامیں جگر	حامی مراد اس وقت پر	ہو دی وہ شاہ نامور	جد حسین و حسن

قطعہ تاریخ طبع قصیدہ ہذا از طبع سید محمد رشید اللہ خان شہید مع مولوی محمد کریم اللہ خان

نعتیہ عمدہ قصیدہ سلسبیل
ہو قبول خلق اے رب جلیل

اپنے مطبع میں اسی صحت کے ساتھ
چھاپا دولھا خان نے با طبع جمیل

سال طبع اس کے جنت رشید
ہے عطا بخش قصیدہ سلسبیل

سنہ ۱۳۱۲ھ

در مطبع مظہر النور رامپور طبع گردید